رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

4131

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

نمبر ۱۶۶	مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۵ء	یوم جمعہ	مورخہ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۲

احمدیت سے اخلاص اور حضرت امیر المومنین سے عقیدت کے مظاہرہ کا دن

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے مخالفین کی متحدہ اور متفقہ یورش کے مقابلہ میں باوجود ہر قسم کی بے سروسامانی اور قلت کے جس ثبات و استقلال کا ثبوت دیا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد پر جس والہانہ رنگ میں مخلصین نے لبیک کہا۔ جانی و مالی قربانیاں کیں۔ اور آئندہ کرنے کا اقرار کیا ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ مختصر یہ کہ دشمن جس قدر زیادہ زور کے ساتھ حملہ کرتا۔ اور جتنی زیادہ مخالفانہ قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ اتنے ہی زیادہ اخلاص۔ اور فداکاری کا ثبوت دے رہی ہے۔ اور ہم دعوےٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آج تک احراریوں کی تمام فتنہ پردازیاں۔ تمام ستم شعاریاں۔ اور تمام فریب کاریاں کسی ایک بھی ایسے احمدی کے پائے ثبات کو متزلزل نہیں کر سکیں۔ جو احمدیت کی تعلیم اور اس کی رُوح سے واقف ہو۔ جو دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد صمیم قلب سے کر کے اس پر عمل پیرا ہو۔ اور جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا قائل ہو چکا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ احراری باوجود طرح طرح کی فریب کاریوں کے آج تک کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں پیش کر سکے جس کا اخلاص و ایثار جماعت احمدیہ میں معروف ہو۔ اور اس پر احراریوں کا کوئی اثر ہُوا ہو۔

غرض جماعت احمدیہ نے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے بے نظیر استقلال اور بے مثال اخلاص کا ثبوت پیش کیا ہے۔ لیکن چونکہ مخالفین کی غرض عوام پر یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ تاکہ مزید کامیابی کے نام سے ان کی جیبیں خالی کرا سکیں۔ اس لئے وُہ بالکل جھوٹی اور بے سروپا باتیں گھڑ گھڑ کر شائع کرتے رہتے ہیں۔

تھوڑا ہی عرصہ ہُوا۔ صدر احرار نے جب یہ دعوےٰ کیا۔ کہ ان کے قادیان میں اڈا جمانے کے وقت سے لے کر اب تک کوئی ایک آدمی بھی احمدیت میں داخل نہیں ہُوا۔ تو ایک طرف تو ہم نے ان کو چیلنج دیا۔ کہ وُہ آئیں۔ اسی عرصہ میں ایک دو نہیں سینکڑوں کے بیعت کرنے کا ثبوت دینے کے لئے ہم تیار ہیں۔ اور دوسری طرف روزانہ بیعت کرنے والوں کی فہرست شائع کرنی شروع کر دی۔ اس سے جب احراریوں کا دعوےٰ باطل ثابت ہوگیا۔ اور حق پسند لوگوں پر ان کی ناکامی و نامرادی ظاہر ہوگئی۔ تو اخبار "احسان" نے یہ فریب کاری شروع کر دی کہ "الفضل" میں شائع شدہ فہرستوں میں سے کچھ نام منتخب کر کے یوں ہی ان کے متعلق لکھ دیتا کہ انہوں نے بیعت فسخ کرنے کی اطلاع اسے دی ہے۔ لیکن جب ہم نے اس دھوکہ دہی کا بھی راز فاش کر دیا۔ تو پھر "فسخ بیعت کی فہرست" مرتب کرنے کی اُسے جُرأت نہ ہوئی۔

اسی قسم کی فریبکاریوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں بہت بڑا اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ اور اب تو یہاں تک لکھ دیا گیا ہے۔ کہ قادیان اور بیرون قادیان کے پچاس فیصدی احمدی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات اور سلسلہ کے موجودہ نظام سے بدظن ہیں۔ اور مخالفت میں کھڑے ہیں۔

چونکہ یہ جماعت احمدیہ کے اس اخلاص اور والہانہ محبت پر نہایت کمینہ اور نہایت ہی دل آزار حملہ ہے۔ جو اسے حضرت امیر المومنین کی ذات والا صفات سے ہے۔ نیز اس سے عوام کو اس دھوکہ میں مبتلا کرنا مدنظر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ احراریوں کے فتنہ کا شکار ہو گئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ احمدی جماعت اس کا نہایت معقول جواب دے۔ اور ایک بار پھر احمدیت سے اپنے اخلاص و فداکاری اور حضرت امیر المومنین کی ذات سے اپنی عقیدت کا شاندار مظاہرہ کرے۔

اس کے لئے ۲۶ مئی کا دن نہایت ہی موزوں و مناسب ہے۔ جو کہ تحریک جدید کے متعلق جلسے منعقد کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین مقرر فرما چکے ہیں۔ اس دن ہر مقام کی احمدی جماعتوں کو نہ صرف پورے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ یعنی ہر احمدی مرد عورت اور بچے کو اس میں شریک ہونا چاہیئے بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمت دین اور حفاظت نسل کے لئے جو مطالبات فرمائے ہیں۔ انہیں پورا کرنے اور ان کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے پر پرجوش آمادگی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ اور پھر پورے عزم کے ساتھ عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ اس طرح ایک طرف تو مخالفین کی ان غلط بیانیوں اور فریب کاریوں کی مکمل تردید ہو جائیگی۔ جو جماعت احمدیہ کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اخلاص کے متعلق کی جا رہی ہیں۔ اور ہر حق پسند اور دیدہ ور پر واضح ہو جائیگا کہ جماعت احمدیہ کا قدم اخلاص میں پیچھے نہیں ہٹا۔ بلکہ آگے ہی بڑھا ہے۔ وہاں جماعت کو ایسا استحکام اور اتنی قوت حاصل ہو جائیگی۔ کہ کوئی ٹیڑھی نظر سے اسے دیکھنے کی حماقت کا بآسانی مرتکب نہ ہو سکے گا۔

پھر ۲۶ مئی کا دن وُہ دن ہے جبکہ خدا تعالیٰ کا پیارا مسیح موعود اپنا فرض ادا کر کے رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ اور ہمارا کام ہمارے سپرد کر گیا۔ اس بات کو اپنے ذہن میں تازہ کرنا اور دوسروں تک پہنچانا یقیناً ہر احمدی کے دل میں نیا جوش اور نیا ولولہ پیدا کریگا۔ اور ہم زیادہ سرگرمی زیادہ انہماک اور زیادہ تندہی کے ساتھ اپنے فرض کی ادائگی کی طرف متوجہ

صوبہ سندھ کی ترقی کے متعلق ایک اُمید افزا سکیم

اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ پڑھ کر ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔ کہ صوبہ سندھ کے بعض سرگرم کارکنوں کی وجہ سے وہاں کی اقتصادی ترقی کا کام نہایت اعلےٰ پیمانہ پر شروع ہوگیا ہے۔ سندھ میں پانچ سالہ سکیم کے اجرا کا ابتدائی پروگرام مختلف قوموں کے لیڈروں کو ان کی آرا حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک غیر سرکاری کمیشن بنایا جائے۔ جو حالات کی چھان بین کر کے ایک ضروری اور قابل عمل لائحۂ عمل پیش کرے۔

صوبہ سندھ کی ترقی کی سکیم مختلف پہلوؤں مثلاً اقتصادی معاشرتی۔ صنعتی اور کاشتکاری پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے یہ تجویز زیر غور ہے۔ کہ جنگل ماڑی میں مویشیوں کی افزائش نسل کا انتظام کیا جائے۔ اور وہاں کی پیداوار کو تمام علاقہ میں فروخت کیا جائے۔ سڑکیں تعمیر کی جائیں۔ اور بیرونی سرمایہ وہاں کی دستکاری کو فروغ دینے کے لئے طلب کیا جائے۔ معاشرتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ غیر سندھی لوگوں کو ملازمتوں سے باہر رکھا جائے۔ خانہ بدوش لوگوں کو ایک جگہ مستقل رہائش رکھنے کی تلقین کی جائے۔ ان میں تعلیم پھیلائی جائے۔ شفاخانے اور دایہ خانے زیادہ تعداد میں کھولے جائیں۔ تاکہ لوگوں کی جسمانی صحت کی حفاظت کی جا سکے۔ یہ تجویز درپیش ہے۔ کہ پیشوں کی دوبارہ تقسیم ہو۔ جس کی رو سے مسلمان عام طور پر کاشتکار رہیں۔ بھینیہ اور میمن اقوام کے سپرد تجارت ہو۔ اور بلوچی مویشی پالیں۔ اور پولیس میں خدمات سرانجام دیں۔

صنعتی لحاظ سے کوشش کی جائے گی۔ کہ کھانڈ اور کپاس وغیرہ کی فیکٹریاں کھولی جائیں نیز رانی کوٹ آبشار اور نہروں کے پانی کے ذریعہ بجلی پیدا کی جائے۔ کاغذ چمڑے اور دیا سلائی کے کارخانے کھولے جائیں کھٹر بل اور پلاسٹر آف پیرس بنانے کا انتظام کیا جائے۔ زمینداروں اور کاشتکاروں کی قرضہ کے ذریعہ امداد کی جائے۔ بنک کھولے جائیں۔ اور زمینداروں کو چارہ کی فصلیں بدوں لگان پیدا کرنے کی اجازت ہو۔

یہ سکیم نہایت امید افزا ہے۔ اور صوبہ سندھ کے نشوونما اور اس کی ترقی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ چونکہ اس صوبہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت بڑی ہے۔ اور صوبہ کی ترقی ان کی خوشحالی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے ہم اس وقت کے بڑی خوشی کے ساتھ منتظر ہیں۔ جب اس سکیم پر عمدگی سے عمل شروع ہو جائے۔ اس وقت مسلمانان سندھ کو بھی بیدار اور ہوشیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر انہوں نے اپنی ترقی کے لئے خود کچھ نہ کیا۔ اور دوسروں کے بھروسے بیٹھے رہے۔ تو ملکی ترقی کی سکیم نہ صرف انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں پہنچا دے گی ؛

امتحان مولوی فاضل کا عربی نظم کا پرچہ

پنجاب یونیورسٹی میں عربی اور فارسی زبانوں کے امتحانات کے پرچوں کے متعلق ایک عرصہ سے شکایت چلی آرہی ہے۔ کہ وہ نہایت ادق اور بے حد مشکل اور امتحان دینے والوں کی قابلیت سے بہت بالا ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ طلباء جو بہت کچھ خرچ برداشت کر کے اور بڑی محنت کرنے کے بعد ان امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کا کافی حصہ ناکامی کا مونہہ دیکھتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں سنسکرت اور گورمکھی وغیرہ کے امتحانات میں بہت کافی لڑکے پاس ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے پرچے اس قسم کے نہیں ہوتے۔ جس قسم کے عربی اور فارسی کے ہوتے ہیں ؛

اس طرف بارہا یونیورسٹی کو توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وہ دقیانوسی مولویوں کے سپرد پرچے مرتب کرنے کا کام نہ کیا کرے۔ اور پرچے مرتب کرنے والوں سے گذارش کی گئی ہے۔ کہ وہ پرچہ کو اپنی قابلیت کے اظہار کا میدان نہ سمجھ لیا کریں۔ بلکہ امتحان دینے والوں کی قابلیت کا لحاظ رکھا کریں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ابھی تک اس شکایت کا انسداد نہیں ہوا۔ چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ اب کے عربی نظم کا پرچہ نہایت ہی مشکل اور امتحان دینے والوں کے لئے عقدۂ لاینحل ثابت ہوا۔ چونکہ اس کا اثر طلباء کے لئے یقیناً نہایت ناگوار پیدا ہوگا۔ اس لئے ہم رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ پرچہ مرتب کرنے والوں کی مشکل پسندی کا شکار طلباء کو نہ ہونے دیں۔ اور اس بارے میں ان کے ساتھ منصفانہ سلوک روا رکھیں ؛

لدھیانہ میں احمدیوں پر شدید مظالم

لدھیانہ کے چند احمدیوں پر احراریوں کی طرف سے مسلسل جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ان کا بارہا ذکر ہم اخبار میں کر چکے ہیں۔ مظلوم احمدی مقامی حکام کے پاس پہنچ کر اپنے دردناک حالات اور ناقابل برداشت تکالیف پیش کر چکے ہیں۔ حکام بالا کو قراردادوں کے ذریعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی بھی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور احمدیوں کو کھلم کھلا ستایا۔ اور بے عزت کیا جا رہا ہے۔ ان کے گھروں میں پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ عورتوں کی بے عزتی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احمدیوں کے کاروبار کو نقصان پہنچانے انہیں ضروریات زندگی سے محروم کرنے اور ہر قسم کی مصیبت میں مبتلا کرنے کے لئے نت نئی شرارتیں کی جاتی ہیں۔ چونکہ حکام کی طرف سے اس وقت تک کوئی انسدادی کارروائی نہیں کی گئی۔ اس لئے احراریوں کا ظلم و ستم روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ احمدیوں کے لئے زندگی بسر کرنا محال ہوگیا ہے۔ گھروں میں انہیں چین سے بیٹھنے نہیں دیا جاتا۔ اور باہر نکلنا ان کے لئے دوبھر ہے۔ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ان کے لئے محال کر دیا گیا ہے۔ مگر حکام کو ابھی تک اس کا کچھ بھی احساس نہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لدھیانہ کے احمدیوں کو کلیۃً احراریوں کے حوالے کر کے خود ان کے متعلق بالکل فارغ ہو چکے ہیں۔ ایسا صریح ظلم نہ صرف مقامی حکام کے لئے بلکہ حکام بالا کے لئے بھی سیاہ داغ ہے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مظلومین کی آہیں ان تک نہیں پہنچ سکیں۔ تو اس قادر ہستی تک ضرور پہنچیں گی۔ جو مظلومین کی فریاد سنتا ہے۔ ہمارا کام حکام کو توجہ دلانا ہے۔ ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ اگر حکام مظلومین کی دادرسی نہیں کرتے۔ اور انہیں ستم شعاروں کے پنجہ سے چھڑانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ تو نہ صرف انصاف پسند حکام کے سامنے بلکہ خدا کے نزدیک بھی جوابدہ وہ ہیں ؛

جماعت احمدیہ پشاور حضرت امیر المومنین کے ادنیٰ اشارہ پر جان و مال قربان کرنا باعث سعادت سمجھتی ہے

جناب مدیر اخبار الفضل صاحب قادیان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مضمون الفضل کی قریبی اشاعت میں شائع کر کے مشکور فرمائیں۔ تاکہ اس خبیث الفطرت انسان کی منتشر کردہ غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے۔ جس نے اپنے آپکو احمدیہ ریفارم لیگ کا صدر ظاہر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ پشاور کو بدنام کر کے اس کا ذکر اپنے مضمون میں کیا ہے۔

۱۲ رمئی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ پشاور میں جماعت احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں سب دوستوں نے پرزور طریق پر اس کذب بیانی پر اظہار نفرین کیا۔ جو اخبار احسان مورخہ ۱۲ رمئی کے صفحہ ۲ پر کسی نام نہاد احمدیہ ریفارم لیگ کے صدر کی حیثیت سے "جنوبی" نے کی ہے۔ جماعت احمدیہ پشاور خدا کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے مقرر کردہ ناظران سلسلہ پر اعتماد کلی رکھتی ہے۔ اور حضرت اقدس کے ادنیٰ اشارہ پر جان و مال قربان کرنے کو سعادت دارین کا موجب یقین کرتی ہے۔ مدیر اخبار احسان اور اس کے مستور "جنوبی" کو چیلنج کرتی ہے۔ کہ اگر اس میں ایک ذرہ بھر بھی دیانت باقی ہے۔ تو وہ ثابت کرے۔ کہ مبایعین پشاور میں کوئی ایک بھی اس کے ناپاک مقاصد سے

"احسان" میں حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مضحکہ خیز دلائل

حضرت مسیح کے مرفوع الی اللہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

کسی مسئلہ کے بے بُنیاد ہونے کا ایک بدیہی ثبوت یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اس کے متعلق دلائل و براہین بیان کرنے سے عاجز آجائے۔ اور عقل و فکر اس کی صحت کا اقرار کرنے سے جواب دیدے۔ قائلین حیاتِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا ادعا ثابت کرتے وقت سب سے بڑی مشکل یہی درپیش ہے کہ وہ اس عقیدہ کو عقل انسانی سے تسلیم کرانے کی ہمت نہیں پاتے۔ اور کوئی معقول دلیل بھی پیش کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

عقل کو جواب

"مدیر و سردبیر احسان" نے جو حیاتِ مسیح ثابت کرنے کے لئے خاص جوش کا اظہار کر رہے ہیں۔ دلائل و براہین سے عاجز آکر اس سوال کے جواب میں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اس قدر لمبی زندگی ناممکنات میں سے ہے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ان کی عقلی بے چارگی۔ اور علمی تہیدستی کا ایک کُھلا ہوا ثبوت ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب انسان کسی غلط راستہ پر قدم مارتا ہے۔ تو عقل و فکر کو کھو بیٹھتا ہے۔ مدیر احسان لکھتے ہیں:-

"قدرتِ خداوندی کی ممکنات کا فیصلہ کرنا میرا اور آپ کا کام نہیں۔ ہماری عقلیں تو ان حکمتاتِ مضمر کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں جو خدائے قدوس و جلیل نے انسان کے اندر ودیعت کر رکھی ہیں۔ اور جن کی طرف نوعِ انسانی بڑی سرعتِ رفتار کے ساتھ گامزن ہے اگر قرآنِ پاک کو کلام ربانی سمجھتے ہو۔ تو جان لو۔ کہ اس کے واضح اور بین بیانات کو اپنی عقل و فہم اور اپنی رائے کے تابع بنانا ملحدوں کا کام ہے۔ مسلمان کا کام یہی ہے۔ کہ اسے من و عن قبول کرے"۔

گویا حیاتِ مسیح کے مسئلہ کو عقل و سمجھ کے ماتحت اگر کوئی سمجھنا چاہتا ہے۔ تو وہ "ملحدوں کا کام" کرتا ہے۔ اور مسلمان کا کام بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ جو کچھ سُنے۔ اُسے بغیر سوچے سمجھے من و عن قبول کرے۔

پھر لکھا ہے:-

"قرآن پاک میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا۔ ایک مسلمان کے لئے اس نص صریح کے بعد اس کے معانی کے تعمق میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کہ خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم و رُوح کی اس مجموعی حیثیت سے جس میں انہوں نے اپنی زندگی کے حسب روائت انجیل ۳۳ سال اس کرۂ ارضی پر بسر کئے۔ اٹھا کر کہاں رکھا ہے"۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مدیر "احسان" یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ جو کچھ واہی تباہی کہدیں مسلمان آنکھیں بند کر کے مان لیں۔ اور اگر کوئی عقل کی روشنی میں ان کے دعوے کو سمجھنا چاہے۔ تو اسے "ملحد" کا خطاب دیکر اپنے حسن اخلاق کا ثبوت پیش کر دیں۔ حالانکہ قرآن مجید نے بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ عقل و فکر سے کام لو۔ اور سوچو:-

قرآن میں عقل سے کام لینے کی ہدایت

چنانچہ آتا ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ۔ تم عقل سے کیوں کام نہیں لیتے۔ سوچتے اور سمجھتے کیوں نہیں۔ کفار کی ان الفاظ میں بُرائی بیان کی گئی ہے۔ کہ انھم قوم لا یعقلون۔ وُہ عقل و سمجھ سے عاری قوم ہے:-

پھر دوزخیوں کی زبان سے یہ الفاظ قرآن مجید میں دوہرائے گئے ہیں۔ کہ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ۔ یعنی اگر ہم سُنتے اور عقل سے کام لیتے۔ تو دوزخ میں نہ پڑتے:-

غرض قرآن مجید تو عقل و سمجھ سے کام لینا نہایت ضروری قرار دیتا۔ اور بے عقلی کو دوزخ میں لے جانے والی قرار دیتا ہے۔ مگر "مدیر و سردبیر احسان" یہ فرماتے ہیں کہ عقل و سمجھ سے کام لینا "ملحدوں کا کام" ہے۔ مسلمان کا کام صرف یہ ہے۔ کہ جو کچھ کوئی اسے کہدے۔ اسے بلا چون و چرا مان لے:-

حقیقت کیا ہے؟

مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ حیاتِ عیسےٰ علیہ السلام کے ادعا کے متعلق۔ دوسروں کو عقل و فہم سے کام لینے کی ممانعت اس لئے کی جارہی ہے۔ کہ تا حیاتِ مسیح علیہ السلام کا ادعا کرنے والوں کی عقل و فہم کا پردہ چاک نہ ہو جائے۔ اور لوگ یہ سمجھنے نہ لگ جائیں۔ کہ ایسے "عالی دماغ" بھی مسلمانوں میں موجود ہیں۔ جو سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو مدینہ طیبہ میں مدفون بتاتے ہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو چرخ چہارم پر زندہ بٹھائے ہوئے ہیں۔ اور پھر دعوے یہ کرتے ہیں۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائی اور جان نثار ہیں:-

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کے معنی

عقل و سمجھ کا دروازہ بند کر دینے کے بعد مدیر "احسان" کی طرف سے حیاتِ مسیح علیہ السلام کے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ والی آیت ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جب یہ آیت پیش کی گئی تھی۔ تو وہ اس کی تشریح بھی کرتے۔ اور ثابت کرتے۔ کہ اس سے کیونکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر بجسدہ العنصری جانا ثابت ہوتا ہے مگر انہوں نے آیت لکھکر اس کا یہ ترجمہ لکھ دیا۔ کہ

"اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا"

پھر سمجھ لیا۔ کہ انہوں نے "البرز شکن گرز" چلا دیا۔ حالانکہ ان الفاظ سے یہ قرار دینا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں۔ نہایت ہی کم عقلی اور سادگی کا ثبوت دینا ہے۔ کیا خدا تعالےٰ مجسم ہے۔ جو آسمان پر بیٹھا ہے۔ زمین پر نہیں۔ اگر وُہ ہر جگہ موجود ہے۔ تو پھر اپنی طرف اٹھانے سے یہ کیونکر ثابت ہُوا کہ اس نے آسمان پر اٹھا لیا:-

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ پیش کردہ آیت کا حیاتِ مسیح علیہ السلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ قرآن مجید یا احادیث میں کہیں بھی لفظ رفع کے معنے آسمان پر جانے کے نہیں آئے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ۔

(اعراف ع ۲۲)

یعنی اگر ہم چاہتے۔ تو بلعم باعور کا رفع کر دیتے۔ مگر وُہ زمین کی طرف جھک گیا۔ اس جگہ بالاتفاق روحانیت کی ترقی مراد لی جاتی ہے۔ آسمان پر لے جانے کے ارادہ کا کوئی قائل نہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں آتا ہے۔ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم ع ۴) ہم نے اسے بلند مکان کی طرف اٹھایا یرفع اللہ الذین اٰمنوا (مجادلہ ع ۲) خدا تعالےٰ مومنوں کو اُوپر کو اٹھاتا ہے:-

یہاں بھی ہرگز یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مومنوں کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا کرتا ہے۔

پھر احادیث میں آتا ہے

اذا تواضع العبد رفعہ اللہ الی السماء السابعۃ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۵) جب کوئی بندہ فروتنی کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے ساتویں آسمان پر اٹھا لیتا ہے:-

اس جگہ تو صاف طور پر "ساتویں آسمان" کا ذکر بھی موجود ہے۔ مگر پھر بھی کوئی مسلمان یہ مفہوم نہیں لیتا۔ کہ متواضع اور منکسر المزاج مومن ساتویں آسمان پر بجسدہ العنصری اٹھا کر لے جائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آتا ہے۔ ما تواضع احدٌ للہ الا رفعہ اللہ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ مصری) کوئی شخص ایسا نہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور جُھکا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کا رفع نہ کیا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے چچا حضرت عباس رضؓ سے کہتے ہیں۔ رفعک اللہ یا عم (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۶۸) اے چچا اللہ تعالےٰ آپ کا رفع کرے:-

اسی طرح آتا ہے۔ التواضع لایزید العبد الا رفعۃ فتواضعوا یرفعکم اللہ (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۶) خاکساری انسان کو رفعت میں بڑھاتی ہے۔ پس اے مومنو تم متواضع بنو۔ تا خدا تمہارا رفع کرے۔

قرآن و احادیث کی یہ مثالیں اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ رفع کے معنی بجسدہ العنصری انسان کے زندہ آسمان پر جانے کے نہیں۔ بلکہ اس کے معنی بلندی درجات عزت اور ترقی مدارج ہیں۔

لغت عرب سے ثبوت

لغت عرب میں بھی رفع کے یہی معنے لکھے ہیں۔ صحاح جوہری میں آتا ہے۔ الرفع تقریبک الشیٔ (جلد ۱ صفحہ ۵۹۷) رفع سے مراد کسی چیز کا قریب کرنا ہے۔

اقرب الموارد میں آتا ہے۔ رفعہ الی السلطان ای قربہ (جلد ۱ صفحہ ۱۰۴۱) یعنی رفعہ الی السلطان کے یہ معنی ہیں کہ اسے بادشاہ کے قریب کیا۔

لسان العرب میں لکھا ہے۔ فی اسماء اللہ تعالیٰ الرافع ھو الذی یرفع المومنین بالاسعاد و اولیاءہ بالتقریب (جلد ۹ صفحہ ۴۸۰) یعنی اللہ تعالےٰ کا ایک نام رافع بھی ہے۔ کیونکہ وہ مومنوں کو سعادت کے ساتھ اور اپنے اولیاء کو قرب کے ساتھ اپنی طرف بلند کرتا ہے۔

تفاسیر سے ثبوت

تفاسیر میں بھی یہی معنے درج ہیں۔ چنانچہ تفسیر سر سید احمد خاں جلد ۲ صفحہ ۴۷ میں لکھا ہے "پہلی آیت میں اور چوتھی آیت میں لفظ رفع کا بھی آیا ہے۔ جس سے عیسےٰ کی قدر و منزلت کا اظہار مقصود ہے۔ نہ یہ کہ ان کے جسم کو اٹھا لینے کا۔"

تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ واعلم ان ھٰذہ الاٰیۃ تدل علی ان رفعہ فی قولہ ورافعک الی ھو الرفعۃ بالدرجۃ (جلد ۲ صفحہ ۶۹۱) یعنی اس آیت سے حضرت مسیح کا جو رفع ثابت ہوتا ہے۔ اس سے درجات کی ترقی اور عزت کا رفع مراد ہے۔ رفع مکانی مراد نہیں۔ قرآن مجید۔ لغات عرب اور تفاسیر کے ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ رفع کے معنی آسمان پر اٹھانے کے نہیں۔ بلکہ عزت اور بلندی مدارج کے ہیں۔

پس "احسان" نے ایک غلط مفہوم ذہن میں رکھ کر اس کی بناء پر جو خیال آرائی کی ہے۔ وہ سب باطل اور بے ثبوت ہے۔

الیہ کا مطلب

دوسرا لفظ اس آیت میں الیہ ہے۔ جس سے "احسان" نے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ خدا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھا لیا۔ مگر یہ بھی نادانی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ قرآن اور احادیث سے معمولی سی واقفیت رکھنے والا بشر بشرطیکہ اس کا دل تعصب اور غلاظت سے لتھڑا ہوا نہ ہو۔ اس قسم کی بیہودگی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ جو مدیر احسان نے کی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں۔ انی ذاھب الی ربی۔ ایک جگہ آتا ہے۔ انی مھاجر الی ربی۔ پھر تمام مومنوں کو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ففروا الی اللہ۔ یعنی اللہ کی طرف بھاگو۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمام مومن زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف بھاگ پڑیں۔ جب یہ نہیں۔ تو بل رفعہ اللہ الیہ سے یہ استدلال کرنا کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ خدا نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اپنی طرف آسمان پر اٹھا لیا۔

پھر الیہ سے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا مراد ہو سکتا ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالےٰ آسمان پر محدود ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ علاوہ ازیں کتب نحو میں الی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ انتہائی غایت کے لئے آتا ہے۔ اب اگر آسمان پر جانے کے معنی درست ہوں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ پہلو بہ پہلو بیٹھے ہیں۔ درمیان میں کچھ بھی فاصلہ نہیں۔ ورنہ پورے طور پر الیٰ کے معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔

خدا ہر جگہ موجود ہے

بات یہ ہے۔ اور قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ بندہ کے لئے جب رفع کا لفظ استعمال کیا جائے۔ تو اس سے ہر جگہ درجات کا رفع مراد ہوتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ رفع اللہ تعالےٰ کی طرف ہو۔ کیونکہ اس کی شان ہے۔ وھو اللہ فی السمٰوٰت وفی الارض (انعام ع ۱) وہ آسمان میں بھی ہے۔ اور زمین میں بھی۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ ع ۱۴) جدھر تم منہ پھیرو ادھر ہی خدا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق ع ۲) ہم انسان کی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

پس خدا تعالےٰ کی طرف رفع سے آسمان پر جانا مراد نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ رفع زمین پر رہتے ہوئے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سب مسلمان جانتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین السجدتین یہ دعا پڑھا کرتے ہیں۔ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارفعنی واجبرنی وارزقنی۔ یعنی اے خدا میری مغفرت فرما۔ مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت دے۔ مجھے صحت دے۔ مجھے عزت دے۔ میری اصلاح فرما۔ اور مجھے رزق عطا فرما۔ اگر رفع کے معنی آسمان پر اٹھا لینے کے ہوں۔ تو گویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے ہیں۔ کہ اے خدا مجھے آسمان پر اٹھائے۔ مگر خدا نے نعوذ باللہ آپ کی یہ دعا نہ سنی۔ اور آسمان پر آپ کو نہ اٹھایا۔

سرور دو عالم کا رفع

اصل بات یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی رفع ہوا۔ بلکہ اتنا عظیم الشان رفع کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا جتنا آپ کو ملا۔ مگر وہ زمین پر رہ کر ہوا یعنی خدا تعالےٰ نے آپ کی عزت کو بڑھایا۔ اور آپ کو شاہ کونین بنا دیا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق رفع کا لفظ استعمال فرمایا۔ یہود چاہتے تھے۔ کہ آپ کو صلیبی موت کے ذریعہ لعنتی ثابت کریں۔ اور آپ کا نام حرف غلط کی طرح دنیا سے مٹا دیں۔ مگر بل رفعہ اللہ الیہ۔ خدا تعالےٰ نے دشمنوں کو ناکام و نامراد کیا۔ آپ کو عزت و عظمت اور شہرت دی۔ اور آپ کو اس قدر بلند مدارج دیئے۔ کہ آج تک دنیا آپ پر سلام بھیجتی۔ اور آپ کے دشمنوں یہود پر لعنتیں ڈالتی ہے۔ یہی اس آیت کا مفہوم ہے۔ نہ وہ مفہوم جس کے ماتحت "احسان" نے حیاتِ مسیح کے ثابت کرنے کی مضحکہ خیز کوشش کی ہے ؛

لاہور میں جماعت احمدیہ کا پبلک جلسہ

۱۱ مئی کی شام کو ۹ بجے کے قریب زیر اہتمام انجمن احمدیہ حلقہ موچی دروازہ ایک پبلک جلسہ زیر صدارت جناب چودھری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لا ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل منعقد ہوا۔ جس میں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے عصمت انبیاء علیہم السلام پر عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے موثر انداز میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیا۔ جو عیسائی یا دیگر مخالفین اسلام قرآن کریم کی بعض آیات کے غلط معنی کرتے ہوئے یا موجودہ مسلمانوں کے بیان کردہ مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے بانیٔ اسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام جیسی مقدس ہستیوں پر کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں ان آیات کا اصل مطلب بیان کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ درحقیقت یہ تمام مقدس ہستیاں ہر قسم کی پاکیزگیوں کا گنجینہ ہوتی ہیں۔ اور ان پر اعتراض کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔

جلسہ میں احرار بھی جن کثیر تعداد اہلحدیث صاحبان کی تھی۔ فساد اور بد امنی پیدا کرنے کی نیت سے آئے ہوئے تھے۔ راہ چلتے احمدیوں پر آوازے کستے۔ انہیں سنا سنا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کرتے۔ اور نہایت ہی گندے اور دلآزار نعرے لگاتے رہے۔ آخر قریب ہی جلسہ شروع کر دیا۔ اور پولیس کے منع کرنے پر گندے اور شرافت سے گرے ہوئے نعرے لگاتے ہوئے سامنے سڑک پہ چلے گئے۔ اور "امت رسول جلسے سے چلی آئے" کی آوازیں دیتے رہے۔ لیکن حاضرین نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اختتام تقریر پر صدر جلسہ نے اعتراضات کرنے کی دعوت دی۔ مگر بجائے معقول طور پر اعتراض کرنے کے یہ شور ڈال دیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پر حملے کئے ہیں۔ اگرچہ ان کی اس بات کا تقریر کے موضوع کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ تاہم صدر صاحب نے اعلان کیا کہ ہم ان کے پیشکردہ مضمون پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا ایک نمائندہ مقرر کریں اور جس طرح میں احمدیوں کی طرف سے۔ احمدیوں کے خاموش رہنے اور قیام امن کا ذمہ لیتا ہوں۔ وہ صاحب بھی اپنے ساتھیوں کی طرف سے قیام امن کا ذمہ لیں۔ اور ناجائز حرکات کا ارتکاب نہ ہونے دیں۔ لیکن اس طرف نہ آئے۔ اور حسب عادت

منصوری میں سید عطاء اللہ صاحب کی بد زبانی اور فتنہ انگیزی

وسط گیارہ مئی کی شب کو ٹاؤن ہال منصوری میں سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے زیر اہتمام انجمن تبلیغ الاسلام منصوری ایک لیکچر دیا۔ اور حسب عادت نہایت ہی سوقیانہ انداز میں ہمارے آقا و پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بے حد تمسخر اڑایا اور اس طرح نہ صرف ہمارے دلوں کو ہی مجروح کیا۔ بلکہ اکثر مسلم اور ہندو شرفاء جو یہ سمجھ کر کہ وہاں کوئی عالمانہ تقریر ہوگی تشریف لے گئے تھے۔ ہمارے پاس تشریف لاکر عطاء اللہ صاحب بخاری کی ان مذموم حرکات کے خلاف اظہار افسوس اور بیزاری کرتے رہے۔ عطاء اللہ صاحب نے اس جلسہ میں اس قدر بد زبانی کی جس کا بیان کرنا یا تحریر میں لانا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ لیکن ہم اس کی طرف ذمہ دار افسروں کو توجہ دلانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف سخت بد زبانی کرتے اور اشتعال دلاتے ہوئے سید عطاء اللہ صاحب نے مسلمانان منصوری چندہ کی اپیل کی۔ اور جب اس کے متعلق حاضرین کی طرف سے صدائے برنخواست کا معاملہ دیکھا۔ تو کہنے لگے۔ جب میں مسلمانوں کے جلسہ میں کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں کسی قبرستان میں کھڑا ہوں۔ اے مسلمانو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانو یا نہ مانو۔ لیکن بخاری کو ضرور مانو۔ بخاری کو مانو گے تو سب کو مان لیا۔

پھر کہا۔ مرا گورنمنٹ کیا بگاڑ سکتی ہے۔ مرے اس جرم کی پاداش میں دینی دوسروں کو گالیاں دینے اور دل آزاری کرنے پر۔ مجھے زیادہ سے زیادہ دو تین سال قید کرسکتی ہے۔ کالے پانی بھیج نہیں سکتی۔ پھانسی دے نہیں سکتی۔ مجھے تو قید میں بھی آرام ملتا ہے ہتھکڑیاں میرا گہنا ہیں۔ اور وہ مسلمان ہی نہیں۔ جو کم از کم چھ ماہ جیل خانے میں نہ کاٹ آئے۔

اپنی سزا یابی کا ذکر کرتے ہوئے ایک طرف تو یہ کہا۔ کہ مجھے افسوس ہے صرف چھ ماہ قید کی سزا ملی۔ میرا خیال اور میری آرزو تھی۔ کہ کم از کم دو سال کے لئے تو ضرور گورنمنٹ مجھے بھیجتی۔ اور کہا مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں بری نہ ہو جاؤں لیکن دوسری طرف کہا۔ کہ اگر سیشن نے یا ہائی کورٹ نے بری نہ کیا۔ تو یہ معاملہ پریوی کونسل تک جائے گا۔

گذشتہ سال بھی یہ شخص موسم گرما میں منصوری آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال اور فتنہ پیدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ حکام ضلع مجبور ہوگئے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے اس کو اس کی فتنہ پردازیوں سے روکیں۔ ڈیرہ دون میں بھی گذشتہ موسم سرما میں اپنی گرفتاری سے پہلے یہ شخص آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف اس قدر منافرت اور اشتعال پیدا کیا کہ احمدیوں کے ایک جنازہ کے ساتھ وہاں کے لوگوں نے شرمناک بدسلوکی کی اس وقت بھی مقامی حکام دخل دینے پر مجبور ہوئے۔ اب پھر یہ شخص اسی ارادہ سے یہاں آیا ہوا ہے۔ اور جگہ بہ جگہ شر انگیزی کرتا پھرتا ہے۔

کیا ہم امید رکھیں۔ کہ حکام اس کی ایسی حرکات سے روکنے کی کوشش کریں گے۔ کہ جن سے ملک کا امن برباد ہو رہا ہے۔

احرار کی گورنمنٹ کے خلاف فتنہ انگیزیاں اور حکومت کا تختہ الٹنے کے ارادے گورنمنٹ کے سامنے ہیں۔ پھر تعجب ہے۔ کہ گورنمنٹ کیوں اس معاملہ میں ابھی تک خاموش ہے

(نامہ نگار)

انجمن احمدیہ منصوری کی قرار دادیں

انجمن احمدیہ منصوری کا ایک خاص اجلاس مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ منصوری منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے:

۱۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کی ممبری کا چارج لینے پر ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

۲۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نہایت موزون اور صحیح انتخاب پر گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت میں تہ دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور اس پراپگنڈے کو جو چند شوریدہ سر احراریوں نے ان کے تقرر کے خلاف جاری کر رکھا ہے۔ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۳۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری احراریوں کی انتہا درجہ کی حیا سوز۔ دل آزار۔ اور شرمناک حرکات کو جو انہوں نے گذشتہ سال سے جگہ بہ جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف جاری کر رکھی ہیں۔ نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہوئے ان کے خلاف پر زور طریق سے صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ برطانیہ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کو ان کی شرارتوں سے روکے۔

۴۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے اس لیکچر کے خلاف جو انہوں نے ۱۰-۱۱ مئی کی درمیانی شب کو ٹاؤن ہال منصوری میں دیا۔ اور جس میں ہمارے پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت دل آزار اور سوقیانہ انداز میں تمسخر اڑا کر ہمارے دلوں کو مجروح کیا۔ اور ہمارے خلاف شرمناک طریقہ پر منافرت پھیلائی صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکام بالا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس اشتعال انگیز اور امن سوز لیکچر کے خلاف فوری کارروائی کریں۔

۵۔ ہم ممبران انجمن احمدیہ منصوری ہندوستانی شرفاء سے خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں۔ انسانیت کے نام پر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ احراریوں کے ناپاک اور ملک کے امن کو برباد کرنے والی حرکات سے بیزاری کا اظہار کریں۔ اور اس طرح سے اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیں۔

۶۔ باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ ان ریزولیوشنوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے بہادر ہند۔ ہز ایکسی لنسی گورنر یو پی ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب۔ حکام ضلع اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔

خاکسار۔ سید عبد الحی سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری۔

تصحیح

اخبار "الفضل" ۲۳ مارچ میں جو فہرست نو مبایعین درج کی گئی ہے۔ اس کے نمبر ۶ پر رحمت علی صاحب ضلع گوداسپور کا نام لکھا گیا ہے۔ دراصل نذیر بیگم صاحبہ ہمشیرہ رحمت علی صاحب ضلع گورداسپور نے بیعت کی تھی۔

نہایت ضروری اعلان

حصہ داران سٹار ہوزری جنہوں نے ابھی تک قسط دوئم بحساب ۳/- روپیہ فی حصہ ادا نہیں کی۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تاوقتیکہ مطلوبہ اقساط کا روپیہ کمپنی کو موصول نہ ہو ان کی پہلی اقساط کی رقوم کمپنی بغیر کسی منافع کے اپنے استعمال میں لاتی رہیگی۔ اس لئے ایسے تمام بقایاداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حصہ کی دوسری قسط بحساب ۳/- روپیہ فی حصہ فوراً کمپنی کو ارسال کردیں۔ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ (مینیجر)

حیدرآباد دکن کے اہم واقعات

الفضل کے خاص نامہ نگار حیدرآباد کے قلم سے

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

ماہ مئی کی ابتدائی تاریخوں میں آریہ سماج بلدہ حیدرآباد دکن کا کتالیسواں سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کے جنرل سیکرٹری کو شریک جلسہ ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور اس کے ساتھ جو اشتہار منسلک تھا۔ اس سے واضح ہوتا تھا۔ کہ یکم مئی ۱۹۳۵ء کو تبادلہ خیالات کے لئے ۲ بجے سے چار بجے شام تک وقت مختص کر دیا گیا ہے۔ وقت مقررہ پر جنرل سیکرٹری صاحب بہ معیت چند ایک احباب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو لے کر آریہ سماج کے پنڈال واقع دیوی دین باغ میں پہنچ گئے۔ جہاں دو اسٹیج ایک دوسرے کے مقابل قائم کئے گئے تھے۔ ایک اسٹیج پر آریہ سماجی اپدیشک بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے پر احمدی بیٹھ گئے۔ آریہ سماج کے سیکرٹری اور ان کے ایک پرچارک نے معذرت کی۔ کہ تبادلہ خیالات غیر اقوام تک وسیع نہیں۔ بلکہ منشاء صرف یہ ہے۔ کہ ہمارے لوگ اپنے شکوک کا ازالہ کر لیں۔ اور کہ انہیں محکمہ کوتوالی کی جانب سے ممانعت ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں یا عیسائیوں وغیرہ سے تبادلہ خیال نہ کریں۔ احمدی حضرات آریہ سماج کی معذرت قبول کر کے واپس آ گئے۔

۳ رمئی ۱۹۳۵ء شام کے وقت قریباً ۷ بجے آریہ سماج کی جانب سے کانفرنس مذاہب کی تقریب میں ہر مذہب کے نمائندوں کو اس امر کی دعوت دی گئی تھی۔ کہ توحید باری تعالےٰ کے مضمون پر اپنے اپنے مسلمات کی بناء پر تقریر کریں۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو بھی ۲۵ منٹ کا وقت اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے ملا۔ مولانا موصوف نے اپنے وقت میں جو بہت ہی قلیل تھا ایسی برجستہ و برمحل تقریر فرمائی۔ کہ سامعین عش عش کر اُٹھے۔ جلسہ میں قریباً سات ہزار آدمی تھے۔ سب نے مولانا موصوف کی تقریر کو بے حد پسند کیا۔

اس جلسہ میں نواب رحمت یار جنگ بہادر کوتوال شہر بھی اپنے ایک اسسٹنٹ محمود علی بیگ صاحب کے ساتھ موجود تھے۔ آریہ سماج کے کارپردازوں نے نواب صاحب موصوف کے بیدار مغز، دیبے لوث و بے تعصب ہونے کا اعتراف کیا۔

امپیریل پوسٹ آفس میں سرقہ

امپیریل پوسٹ آفس بلدہ حیدرآباد دکن میں پانچ ہزار روپیہ کا سرقہ ہوا۔ جس کے سلسلہ میں کوتوالی بلدہ نے چار اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ایک رات زمرد محل کی دیواروں پر سے دو سارق پوسٹ آفس کے اندر داخل ہوئے۔ اور ایک باہر حفاظتی فرائض انجام دیتا رہا۔ پانچ ہزار کے نوٹوں کے سرقہ کے بعد دونوں باہر آ گئے۔ اور فوجی کوارٹر کو روانہ ہو گئے۔ صبح پریڈ میں شریک ہو کر تینوں نے رخصت حاصل کی اور مسروقہ نوٹ آپس میں تقسیم کر لئے رخصت کے ختم ہونے پر تینوں پھر اپنی ملازمت پر واپس حیدرآباد آ گئے۔ ایک اور شخص ان کے راز میں شریک ہو گیا۔ اور اسے بھی کچھ حصہ دیا گیا۔ اس نے کسی کے ذریعہ نوٹ بازار میں چلانا چاہا۔ اسے خفیہ پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اس معاملہ کی تفتیش و سراغرسانی میں خفیہ پولیس کو نواب رحمت یار جنگ بہادر کوتوال شہر کی تجاویز سے بڑی مدد ملی۔

مسٹر آر سٹرانگ کی مستعار ملازمت کا اختتام

مسٹر آرسٹرانگ صدر ناظم کوتوالی اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی اپنی کئی سالہ دیانتدارانہ ملازمت کے بعد اپنی خدمت سے سبکدوش ہو گئے۔ موصوف بہت قابل اور اپنے فرائض کو حکمت عملی کے ساتھ سرانجام دینے میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ پیچیدہ سے پیچیدہ صورت حال پر قابو پا لیتے تھے۔ مسٹر ہالنس ان کی جگہ مامور ہونے والے ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے پیشرو کے نعم البدل ثابت ہونگے

عہدہ داران سرکاری پر نکتہ چینی

حیدرآباد میں ملکی وغیر ملکی کے سوال پر زبردست تحریکیں موجود ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ملک میں دو طبقے پیدا ہو چکے ہیں۔ ایک تو ملکی تحریک کا حامی ہے۔ اور دوسرا اس تحریک کے خلاف عمل پیرا ہے۔ حال میں ملکی تحریک کے معتمد عابد حسین صاحب کی جانب سے ایک کتاب شائع کی گئی تھی۔ جس کا نام Wither Hyderabad تھا۔ اس میں موجودہ عہدہ داران ملک کی کارگذاریوں پر سخت نکتہ چینی کی گئی تھی۔ یہ کتاب ضبط ہو چکی ہے۔ کیونکہ اس کی تحریریں غیر آئینی تصور کی گئی ہیں۔

باب حکومت میں ایک رکن کے تقرر کی ضرورت

نواب ولی الدولہ بہادر صدر المہام فوج کی بے وقت رحلت کی وجہ سے باب حکومت سرکار عالی میں ایک رکن کی کمی ہو گئی ہے۔ ہنوز اس پر کسی کا تقرر عمل میں نہیں آیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ راجہ رائے رایان کے خاندان کے چشم و چراغ راجہ شام رائے بہادر اس خدمت پر مقرر کئے جائیں گے۔ دوسری خبر یہ بھی ہے۔ کہ اس پر ایک ایسے صاحب کا تقرر عمل میں آئے گا۔ جو ملکی قدیم امراء میں سے ہونے کے علاوہ فوجی خدمات کے سرانجام دینے کی بھی کافی صلاحیت رکھتے ہوں۔

ملک معظم کی سلور جوبلی اور جماعت احمدیہ حیدرآباد

۶ رمئی ۱۹۳۵ء اپنے مرکز احمدیت کی ہدایات کے ماتحت جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی جانب سے احمدیہ جوبلی ہال واقع چمن افضل گنج میں شام کو روشنی کی گئی۔ اور ایک جلسہ منعقد کر کے مولوی سید بشارت احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے برکات حکومت آصفی و برکات سلطنت برطانیہ و تعلق مابین سلطنت آصفی و برطانیہ کی وضاحت کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخصوص و ممتاز تعلیم کے مدنظر اس امر کو واضح کیا۔ کہ ہمارا فرض ہے صمیم قلب کے ساتھ یہ تقریب منائیں۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے ہر دو سلطنتوں برطانیہ و آصفیہ کے لئے دعائیں کیں۔ بعدہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

بلدہ حیدرآباد میں سلور جوبلی

مجلس بلدیہ حیدرآباد دکن کی جانب سے سلور جوبلی ملک معظم کی تقریب منائے جانے کے لئے دو ہزار روپیہ منظور کئے گئے تھے جن میں سے ایک ہزار ایک سو روپیہ روشنی پر صرف کئے جانے کے لئے مخصوص کیا گیا۔ مختلف سرکاری مکانات پر روشنی کی گئی۔ جن میں سے چار مینار پر کی روشنی عجیب و غریب شان کے لحاظ سے قابل ذکر ہے۔ باغ عامہ و رزیڈنسی میں بھی کافی روشنی کی گئی۔ نو سو روپیہ کی غرباء یتامیٰ مساکین و اطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (نامہ نگار)

بعض احباب اور جماعتوں کی افسوسناک غفلت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کے جملہ خطبات تقاریر اور دیگر ضروری ارشادات و ہدایات کا حامل ہونے کی وجہ سے اخبار الفضل کی اہمیت واضح اور ظاہر ہے۔ بالخصوص اس وقت جبکہ جماعت نہایت خطرناک دور میں سے گذر رہی ہے۔ اس سے محرومی تو بعینہ ایسی ہے۔ جیسے کوئی سپاہی بغیر ہتھیار کے میدان جنگ میں کھڑا ہو لیکن ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ کہ بعض اچھے اچھے شہروں میں جہاں جماعت کی تعداد کافی ہے۔ ایک بھی پرچہ الفضل کا نہیں جاتا۔ حالانکہ اخبار کی قیمت اس قدر کم ہے۔ کہ نہایت آسانی سے جاری کرایا جا سکتا ہے۔ جس احمدی کے پاس الفضل نہ جائے۔ اسے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور ارشادات کا علم کیونکر ہو سکتا ہے۔ پھر وہ جماعتیں کس طرح اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں۔ جن کا کوئی احمدی بھی یہ نہیں جانتا۔ کہ اس کے مقدس پیشوا اور امام نے کیا حکم دیا ہے۔ مرکز میں کیا حالات پیش آ رہے ہیں۔ جماعت کی کیا حالت ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ احباب اس بارہ میں اپنے فرائض کا کما حقہ احساس کریں۔ اور فوراً اخبار جاری کرائیں۔ ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ اپنے نام اخبار جاری کرائے۔ اور اپنے بیوی بچوں تک کو اس کا مطالعہ...

جماعت احمدیہ کوہاٹ کی قراردادیں

احراریوں کے امن شکن پراپیگنڈا کے خلاف آواز

انجمن احمدیہ کوہاٹ کا ایک اجلاس ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو احمدیہ مسلم لائبریری میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ انجمن احمدیہ کوہاٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس انجمن احمدیہ ضلع پشاور کے ساتھ پورا پورا اتحاد رکھتے ہوئے احراری شرارت پسندوں کے اس قبیح پراپاگنڈا کو جو کہ وہ ضلع پشاور میں احمدیوں کے خلاف پھیلا رہے ہیں۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت صوبہ سرحد سے التجا کرتا ہے۔ کہ وہ بہت جلدی ایسے ذرائع اختیار کرے۔ جس سے کہ اس فتنہ کی شروع ہی سے روک تھام ہو۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ فتنہ تمام صوبہ میں پھیل جائے۔ اور ایسی خطرناک صورت اختیار کرلے جس کا روکنا مشکل ہو جائے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول گورنر صاحب بہادر صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع پشاور۔ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع کوہاٹ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی۔ اخبار الفضل قادیان اور اخبار "سن رائز" لاہور کو بھجوائی جائیں۔

محمد احمد سکرٹری امور عامہ۔ مسلم لائبریری انجمن احمدیہ کوہاٹ

انجمن احمدیہ پشاور کی قراردادیں

انجمن احمدیہ پشاور کا ایک غیر معمولی اجلاس ۳ مئی ۱۹۳۵ء مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

۱۔ انجمن احمدیہ پشاور کا یہ اجلاس احراریوں کے اس قبیح پراپیگنڈے کو جو کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف ضلع پشاور میں کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ احراری فتنہ پرداز حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت گندے اور شرمناک الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ان کی سرگرمیاں دیہاتی رقبہ جات میں احمدیوں کے خلاف جذبات نفرت و عناد پھیلانے کا موجب ہو رہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان منافرت و تشتت کو ترقی ہو رہی ہے اس لئے یہ اجلاس حکومت سے التجا کرتا ہے۔ کہ وہ بروقت ایسے ذرائع اختیار کرے۔ جن سے احراریوں کی امن شکن اور قانون توڑنے والی سرگرمیوں کی روک تھام ہو۔ اور ملک کی فضا مکدر نہ ہو۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع پشاور۔ سینئیر سپرنٹنڈنٹ پولیس پشاور۔ اسسٹنٹ صاحب آئی۔ جی پولیس سی۔ آئی۔ ڈی صوبہ سرحد۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ اخبار "الفضل" قادیان اخبار "لطف" لاہور اخبار "سن رائز" لاہور۔ اخبار "فاروق" قادیان کو بھجوائی جائیں۔

سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

انجمن احمدیہ بھیرہ اور تقریب سلور جوبلی

انجمن احمدیہ بھیرہ کا ایک نہایت شاندار اجلاس ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو ساڑھے آٹھ بجے شام سلور جوبلی منانے کی غرض سے مسجد نور میں منعقد ہوا۔ ہز میجسٹی کے پچیس سالہ دور حکومت کی برکات پر نظمیں پڑھی گئیں۔ اور تقریریں ہوئیں۔ مقرر صاحبان نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں میں سے وہ اقتباس جن میں کہ جماعت احمدیہ کو سرکار دولتمدار کی وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے پڑھے۔ جلسہ کے اختتام پر ہز میجسٹی کی درازئ عمر صحت اور پر امن عہد حکومت کے لئے دعا کی گئی۔ مسجد میں وسیع پیمانہ پر چراغاں کیا گیا۔ سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ

احمدی احباب کو سلور جوبلی میڈل

(۱) احباب میں یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ یو۔ پی کی احمدیہ جماعت کے درخشندہ گوہر عالی جناب خان بہادر شیخ آصف زمان صاحب مینیجر ڈپٹی کلکٹر آف گونڈہ کو سلور جوبلی کے موقعہ پر گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے جناب کی اعلیٰ کارگذاری و وفاداری کے صلہ میں کنگ جارج جوبلی میڈل عطا ہوا ہے۔ (نامہ نگار)

(۲) ایم۔ ایم سالم اکبر صاحب احمدی۔ ہیڈ کلرک۔ میٹال اینڈ سٹیل فیکٹری اچھاپور (بنگال) کو ملک معظم کے سلور جوبلی کے موقعہ پر حکومت ہند کی طرف سے جوبلی میڈل عطا کیا گیا ہے۔ (نامہ نگار)

احمدی بیکاروں کی بیکاری کا انسداد ہر احمدی کا فرض ہے

سلسلہ کے با اثر اور مقتدر اصحاب کا قومی اور ملی فرض ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے نوجوانوں اور بے کاروں کو کام پر لگانے کی سعی کریں۔ اس وقت جماعت میں ایک بڑی تعداد ایسے بیکاروں کی ہے۔ جو اگر کام پر لگ جائیں۔ تو نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ سلسلہ کے لئے مفید بن سکتی ہے۔

ہمارے وہ احباب جو سرکاری دفاتر یا اور ذمہ واریوں کے عہدوں پر فائز ہیں۔ اگر وہ مستحق اور لائق احمدی نوجوانوں کو خالی اسامیوں پر مقرر کرنے کی سعی کریں گے۔ بشرطیکہ ایسے کرنے میں کسی حقدار کی حق تلفی نہ ہو۔ تو وہ عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے۔

اسی طرح مالکان کارخانہ جات و تجار۔ و اہل حرفہ و ٹھیکیداران وغیرہ دیگر مقتدر اصحاب کا جو کسی جگہ بھی اپنا اثر رکھتے ہوں ملی فرض ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے بیکاروں کو کام پر لگانے کی طرف فوری توجہ کریں۔ اور اس طرح جماعت کے بے کار حصے کو سلسلہ کا مفید عنصر بنانے میں ہماری مدد کریں۔ جو احباب اس ضرورت کا احساس رکھتے ہیں۔ اور اس بے کاری کے انسداد کے لئے دردمند ہو کر ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے اسماء گرامی سے مجھے مطلع فرمائیں۔ تاکہ عند الضرورت ان کو تکلیف دے سکوں۔ ایسے اصحاب کو یہ بھی تحریر فرمانا چاہیئے کہ کس لیاقت یا قابلیت کے لوگوں کی وہ مدد کر سکتے ہیں۔ اور کس قدر تنخواہ یا آمد سے ملازمت کی ابتداء ہو گی۔ (ناظر امور عامہ)

۲۶ مئی کے لئے تبلیغی ٹریکٹ

۲۶ مئی کے لئے تبلیغی دو ورقہ تیار ہو چکا ہے۔ احباب اس کی اشاعت کے لئے بذریعہ انصار اللہ خاص اہتمام کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم الہ آباد کا بیان ہے۔ کہ آئندہ آئین کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے سوال نے کانگریس کیمپ میں اختلافات پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر ورکنگ کمیٹی نے عہدے قبول کرنے کی تحریک منظور کی۔ تو بہت سے ممبر مستعفی ہو جائینگے

بمبئی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایک شریف مسلمان کو ڈنکن روڈ پر چند اشرار نے روک کر کہا۔ کہ تم سُنّی ہو یا وہابی۔ اور جب اس نے کہا کہ میں حنفی ہوں۔ تو انہوں نے ثبوت مانگا۔ اور اس کی ٹوپی اتار کر خوب ذلیل کیا اور کہا۔ کہ جب تم یہ ثابت کر دو گے۔ کہ وہابی نہیں ہو۔ تو ٹوپی واپس کی جائے گی۔ افسوس کہ مسلمانوں میں اس قسم کی بداخلاقی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور ذمہ دار لوگ اس کی روک تھام سے غافل ہیں۔

کراچی ۱۳ مئی۔ گذشتہ شام ہندوؤں اور مسلمانوں کی ایک مشترکہ میٹنگ ہوئی۔ جس میں سندھ کی علیحدگی کے وقت لیجسلیچر کے اندر اور باہر کام کرنے کے لئے ایک مشترکہ پروگرام پر غور کیا گیا۔ تا نئے کانسٹی ٹیوشن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔

سکھ پولیٹیکل پارٹی لاہور نے اپنی ایک میٹنگ میں ان سکھ اداروں کے خلاف اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ جنہوں نے سلور جوبلی کی تقریبات میں حصہ نہیں لیا۔

دہلی ۱۲ مئی۔ سلور جوبلی کے سلسلہ میں عورتوں کے لئے میلہ دینا بازار کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن باغ کے ارد گرد غنڈے کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور کئی بدمعاش برقعے اوڑھ کر باغ کے اندر بھی داخل ہو گئے اور عورتوں کو سخت پریشان کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک ایک درجن بچے اور نوجوان لڑکیاں لاپتہ ہیں۔

بمبئی۔ ۱۲ مئی۔ ریورنڈ سی۔ ایف۔ اینڈریوز نے اپنے بحری سفر کے دوران میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا موضوع ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان اخلاقی مسئلہ ہے اس میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ اہل انگلستان لیبرل اصول پر چلکر ہی اہل ہند کو مطمئن کر سکتے ہیں۔ اس میں ہندوستان کے لئے ملکی آزادی ضروری قرار دیکر انڈیا بل کو ناقابل قبول ٹھہرایا گیا ہے۔

استنبول (بذریعہ ڈاک) خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب استنبول اور لندن کے درمیان فضائی اتصال قائم ہونیوالا ہے۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ یہ طویل فاصلہ صرف چار روز میں طے ہو جایا کرے گا۔ اس سلسلہ میں ابتدائی مراحل طے ہو چکے ہیں۔

دہلی ۱۴ مئی۔ خفیہ پولیس کے سپیشل سٹاف نے کل رات میجسٹک پرنٹنگ ورکس کی چار گھنٹے تک تلاشی لی۔ اور پریس کو قفل اور مہریں لگا دیں۔ اور پہرہ بٹھا دیا۔ پریس کے مینیجر کے مکان کی بھی تلاشی لی گئی ہے۔ اور تمام ملازموں کو سی آئی۔ ڈی کے دفتر میں حاضری کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ تلاشی سلور جوبلی کے موقعہ پر سُرخ پوسٹروں کی اشاعت کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔

ٹانک ۱۳ مئی۔ ڈاکٹر خان صاحب نے ایک بھاری ہجوم کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عوام کو گاندھی جی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ جو عنقریب صوبہ سرحد کا دورہ کرنے والے ہیں۔ آپ نے کہا۔ ہر ایک سرحدی کو صرف کھدر کے کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔

کوہاٹ ۱۴ مئی۔ اتوار کی شام یہاں زبردست آندھی آئی جس کی رفتار کا اندازہ ساٹھ میل فی گھنٹہ تھا۔ نصف گھنٹہ تک بالکل اندھیرا چھایا رہا۔ تمام آمد و رفت بند ہو گئی۔ دو اشخاص ایک درخت گرنے سے ہلاک ہو گئے۔

لندن ۱۴ مئی۔ کرنل لارنس جو جنگ کے دوران میں عرب میں خاص خدمات بجا لانے کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ موٹر سائیکل کے تصادم سے سخت زخمی ہو گیا حالت سخت خطرناک ہے۔ بعد دوپہر اس کی صحت کے متعلق جو بلیٹن شائع ہوا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وہ ابھی تک بے ہوش ہے۔

لندن ۱۳ مئی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ چاندی کے نرخ میں ۱۵ پنس فی اونس اضافہ ہو جانے کی وجہ سے ہندوستان میں ایسا روپیہ رائج کرنے کی تیاری ہو رہی ہے جس میں چاندی کم ہوگی۔

تناولی (بذریعہ ڈاک) ٹریونڈرم میں ایک ہندو اپنی بیوی اور چھوٹے بچے کے ساتھ دیوی کو خوش کرنے کی غرض سے مندر کے سامنے جلتی ہوئی آگ میں سے گذرا بچہ گرمی کو برداشت نہ کر سکا۔ اور آگ میں گر کر جل گیا۔ ماں باپ اسے بچانے کی کوشش میں خود بھی بے ہوش ہو گئے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

قسطنطنیہ ۱۴ مئی۔ جرمنی کی جنگی تیاریوں سے اگرچہ تمام یورپ میں پریشانی ہے۔ مگر ترکی مطمئن ہے۔ اور حکومت ترکی کی طرف سے کسی قسم کی تشویش کا اظہار نہیں کیا جا رہا۔ ترکش مدبرین کا خیال ہے۔ کہ ہمیں ہر بات کو نظر انداز کر کے اپنی اندرونی تنظیم کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ معاہدہ ورسیلز کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ترکی کی ہمدردی جرمنی کے ساتھ ہے

بمبئی ۱۴ مئی۔ جرمن سرمایہ سے یہاں موٹر سازی کے کارخانہ کے اجراء کی جو خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ بلکہ یہ کارخانہ خالص ہندوستانی ہوگا۔ اس کے تمام حصہ دار ہندوستانی ہونگے۔ ہاں انجینئر یورپ سے بلائے جائینگے۔ پندرہ ہزار کے بجائے صرف پانسو کاریں ماہوار تیار کی جائیں گی۔ موٹروں کا ہر پرزہ یہیں تیار ہوگا۔

جنیوا۔ ۱۳ مئی۔ حکومت ابی سینیا نے ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں اس امر سے انکار کیا گیا ہے۔ کہ ابی سینیا نے جنگی تیاریوں کا حکم دیدیا ہے۔ نیز حلفیہ طور پر وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ غیر جانبدارانہ اور ثالثی ٹریبیونل کے فیصلہ کو منظور کریگا۔

روم۔ ۱۴ مئی۔ آج فرانس اور اٹلی کے درمیان ہوائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں

انگورہ۔ ۱۴ مئی۔ ترکی فوج کے مشہور سپہ سالار جنرل مسعود مختار انتقال کر گئے ہیں۔ آپ مصر سے اطالیہ جا رہے تھے۔ کہ حرکت قلب بند ہو گئی۔ آپ نہ صرف ایک قابل فوجی افسر تھے۔ بلکہ سیاسی مدبر بھی تھے۔ جنگ بلقان میں آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے۔

دہلی ۱۴ مئی۔ کل شام آریہ سماج مندر میں بھکشو اتم صدر ہندو مہاسبھا نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے کہا۔ کہ ہندوستان کی نجات ہندو سنگھٹن میں ہے۔ اور اس کے بغیر سوراج حاصل نہیں ہو سکتا۔

شملہ ۱۳ مئی۔ مسٹر ایسکوتھ نے پنجاب گورنمنٹ کے عہدہ ہوم سیکرٹری کا چارج مسٹر پاسر سے لے لیا ہے۔

بمبئی ۱۴ مئی۔ سانحہ کراچی کے ہلاک شدگان اور مجروحین کے لواحقین کو معاوضہ دیئے جانے کی اپیل کے سلسلہ میں گورنر بمبئی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ قانونی طور پر معاوضہ دینے کے لئے ذمہ دار نہیں کیونکہ اس نے امن برقرار رکھنے کے لئے کارروائی کی تھی۔ ہاں گورنر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی گرہ سے ۵ ہزار روپیہ بطور امداد اس فنڈ میں دینگے۔ یہ روپیہ انہوں نے کمشنر سندھ کے حوالہ بھی کر دیا ہے۔

شملہ ۱۳ مئی۔ اسمبلی میں بجٹ پر بحث و تمحیص کے دوران میں اس امر پر زور دیا گیا تھا۔ کہ تیسرے درجہ کے ریلوے مسافروں کے لئے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اس کے مطابق ریلوے بورڈ نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ چنانچہ آئندہ ایسے کمرے بنائے جانیکی تجویز کی گئی ہے۔ جن میں ۱۴ اشخاص سفر کر سکیں گے ہر ایک ڈبہ میں مندرجہ ذیل کمرے ہونگے۔ بارہ نشستوں کا ایک کمرہ جس میں ایک ہی خاندان کے بارہ ممبر سفر کر سکیں گے۔ جس میں ایک ٹٹی بھی ہوگی بیس نشستوں کا ایک کمرہ معہ ٹٹی۔ تیس نشستوں کا کمرہ معہ ایک ٹٹی اور باون نشستوں کا ایک کمرہ معہ دو بیت الخلاء۔ اسکے علاوہ ۹۶ مسافروں کیلئے ایک ڈبہ تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں چھ کمرے ہونگے۔ اور ہر ایک کمرہ میں ۱۶ مسافروں کیلئے گنجائش ہوگی۔ ٹٹیاں اعلےٰ درجہ کی بنائی جائینگی۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی